مدیر کے نام

محمد نذیر چکوکا' بہاولنگر

اشارات: معیشت کی زبوں حالی (جنوری ۹۸) میں غربت اور امارت کے بڑھتے ہوئے فرق کی وجہ قرض اور سود کو قرار دیا گیا ہے۔ کیا اس کا کوئی حل نہیں ہے؟ اگر ہے تو کیا ہے؟ زراعت کے لیے' صنعت کے لیے' غربت کے خاتمے کے لیے' قرضوں سے نجات کے لیے اور ٹیکس کے نظام کی بہتری کے لیے کیا منصوبے ہو سکتے ہیں؟ ان پر بھی روشنی ڈالنا چاہیے۔

ڈاکٹر حبیب اللہ چیمہ' لاہور

اشارات (جنوری ۹۸) حسب سابق دل و دماغ کی روشنی کا سامان ثابت ہوئے۔ اگر ان میں اشعار کے استعمال سے بچا جا سکے تو بہتر ہو گا۔ شعر کا استعمال نفس مضمون کو موثر بنانے کے بجائے خود اپنی طرف کھینچتا اور اشارات میں بیان کردہ نکات سے توجہ ہٹاتا ہے--- پروف خوانی بھی زیادہ توجہ سے کرنے کی ضرورت ہے۔

محمد عبداللہ صالح' بھکر

اشارات (جنوری ۹۸) نہ صرف امراض کی نشان دہی کرتے ہیں بلکہ علاج مرض بھی تجویز کرتے ہیں۔ البتہ طوالت اور ثقیل اصطلاحات بھی نمایاں ہیں۔ حکمت مودودیؒ میں "مختار کل انتظامیہ" کا انتخاب آپ کا حسن انتخاب ہے۔ رمضان المبارک کی مناسبت سے مضامین عمدہ ہیں۔ اللہ تعالٰی ترجمان کے کارکنوں کو مزید ہمت عطا فرمائے۔

راؤ شاہد انصار' پنجن آباد

نسخہ شفا (دسمبر ۹۷) بہت اچھی تحریر ہے۔ اسی طرح خرم صاحبؒ کی دوسری تقاریر کو بھی تحریر کے قالب میں ڈھال کر ترجمان کی زینت بنایا جا سکتا ہے۔ پروفیسر عبدالقدیر سلیم خوب لکھتے ہیں۔ انھیں ذرائع ابلاغ کے منفی کردار کو موضوع بنانا چاہیے۔ مدیر ترجمان ملک کی زراعت' تجارت اور اقتصادی بہتری کے لیے خود انحصاری کا جامع منصوبہ اشارات میں پیش کریں تو بہت مفید ہو گا۔ شہری طبقہ زراعت کی اہمیت اور مشکلات سے ناآشنا ہوتا ہے' اس پر بھی کوئی تحریر آنا چاہیے۔ مسعود مفتی کی طرح مختار مسعود' اشفاق احمد اور صدیق سالک کی تحریریں بھی آئیں تو ادب پسند لوگوں کے لیے باعث کشش ہو گا۔ بعض موضوعات پر بحث و نظر کے عنوان سے گفتگو جاری رہنا چاہیے' مثلاً جنوری ۹۷ کے خرم مرادؒ کے اشارات: امت مسلمہ کا روشن مستقبل اور سلگتے مسائل۔ یہ مشعل راہ ہیں۔ اس پر تو اسٹڈی سرکل اور مکالمے ہونا چاہیے تھے۔ دس بارہ صفحات میں سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

نصیر خاں، کلر کہار

"قرآن روشنی ہے" (دسمبر ۹۷) میں صاحب تحریر نے ترغیب علی القرآن کی خوب کوشش کی ہے مگر ایک جگہ قرآنی آیت کے بارے میں یہ لکھنا کہ "یوں لگتا ہے کہ یہ تنبیہ ہمارے لیے گھڑی گئی" قرآن کے ادب کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ آیات کو حق کے ساتھ نازل فرماتے ہیں--- ترجمان القرآن میں لکھنے والے حضرات یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ ترجمان کم تعلیم یافتہ لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ اس لیے آسان الفاظ ہوتے ہوئے خواہ مخواہ مشکل الفاظ اور غیر عام استعارے اور کنائے استعمال کرنے سے بھی گریز کریں۔ ترجمان کے سارے سلسلے بہت عمدہ اور بار بار پڑھنے کے لائق ہیں۔

سید حامد عبدالرحمٰن، الکاف، یمن

پاکستان میں آئے دن دستوری، حکومتی اور عدالتی بحران پیدا ہونے کی بنیادی وجہ بھی یہی مستبدانہ نظام اور طرز حکومت ہے جسے عوام نے دل سے قبول نہیں کیا ہے۔ بنو امیہ نے جس ملوکیت پر مبنی نظام کی بنیاد رکھی تھی، بیشتر ملکوں میں ویسا ہی طرز حکومت رائج ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خلافت کے شورائی اور انتخابی طرز حکومت کو اسلام کے سیاسی نظام کے جزو لاینفک کے طور پر ذہنوں میں بٹھایا جائے تاکہ مستبد افراد اور نظام سے نفرت اور بیزاری پیدا ہو اور لوگوں میں اپنے سیاسی حقوق اور فرائض کا شعور بیدار ہو۔ عدلیہ کی آزادی کا حقیقی تصور، انتظامیہ میں جواب دہی کا احساس، آزاد فضا میں منتخب پارلیمنٹ کا صحیح کردار اور عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ کے باہمی تعاون کی فضا تب ہی پروان چڑھ سکے گی۔ یہ وقت کی پکار ہے۔ سید مودودیؒ نے خلافت و ملوکیت کے ذریعے اسی فکر کو عام کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس فکر کو مزید آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

سفیر اختر، اسلام آباد

۱۹۹۷ کا اشاریہ دسمبر ۹۷ کے شمارے میں آجاتا تو زیادہ مفید ہوتا۔ تاہم اشاریے کی افادیت اپنے طور پر موجود ہے۔ حیرت ہے کہ جس تحریر سے مجھے بہت زیادہ دلچسپی رہی، (نوادرات مودودی: بحوالہ نظم علی اختر حیدر آبادی) اشاریے میں شامل نہیں ہو سکی۔

نصیر احمد راؤ، کھوٹہ

جن لوگوں نے معاشی ترقی کی رٹ لگا رکھی ہے اور اسے ہر درد کا درماں سمجھتے ہیں، برائے مہربانی ان کو گمراہی کا ایک اہم سبب (حکمت مودودی، دسمبر ۹۷) کی ایک کاپی ارسال کر دیں۔

فرح رفیق، لاہور

پچھلے سات آٹھ ماہ سے آپ کا رسالہ پڑھ رہی ہوں۔ ہر بار یہی محسوس ہوا کہ یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے لیے ہے۔ انگریزی الفاظ کی کافی تعداد موجود ہوتی ہے۔ بین الاقوامی حالات کے بارے میں کافی چونکا دینے والے مضمون ہوتے ہیں لیکن اندرون ملک اور ہماری دعوت کے بارے مشکلات کے متعلق کوئی خاص وضاحت نہیں ملتی۔